حکیم محمود احمد ظفر

خاندانِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بنو ہاشم کی رشتہ داریاں

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ یہ تینوں حضرات اپنی اس ترتیب کے ساتھ اُمت میں افضل مانے اور جانے جاتے ہیں۔لیکن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روافض کے خیالات وجذبات بعض خاص وجوہ کی بنا پر اچھے نہیں۔ چنانچہ اپنی کتابوں میں جہاں کہیں بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا اُن کے خاندان کا تذکرہ کیا گیا ہے تو ایسے نازیبا الفاظ ان کے بارے میں لکھے گئے ہیں جن کو نقل کرتے ہوئے قلم کا سینہ شق اور عرشِ الٰہی کانپ جاتا ہے لیکن تاریخ کے اوراق کی اگر ورق گردانی کی جائے تو صاف پتا چلتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کے ساتھ بھی خاندانِ بنو ہاشم کی بڑی قریبی رشتہ داریاں تھیں اور خاندانِ بنو ہاشم نے ان کو کبھی بھی اپنا دشمن نہیں سمجھا تھا۔ وگرنہ وہ ان سے کبھی بھی یہ رشتہ داریاں نہ کرتے۔ پھر ان میں سے اکثر رشتہ داریاں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہوئیں۔ جس سے یہ پتا چلتا ہے کہ تاریخ میں بنوامیہ کی خلافت کے اختتام تک کبھی ایسا موقع نہیں آیا۔ جب ان دو خاندانوں میں کبھی عداوت اور دشمنی ہوئی ہو بلکہ یہ دونوں خاندان آپس میں بھائیوں کی طرح رہتے تھے۔ اب ان کی آپس میں رشتہ داری کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

رشتہ اوّل:

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ سلام اللہ علیہا' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی ہمشیر تھیں۔ اس رشتہ کے لحاظ سے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے حقیقی برادرِ نسبتی (سالا) لگتے تھے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے رشتہ کو سُنی اور رافضی دونوں مورخین نے اپنی ہر کتاب میں بیان کیا ہے۔ سیدہ ام حبیبہ کا اصل نام رملہؓ تھا اور ان کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح سے قبل آپ کا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا اور اس سے ایک لڑکی حبیبہ نامی پیدا ہوئی' جس پر ان کی کنیت ''اُم حبیبہ'' تھی۔ (کتاب المحبر۔ص ۸۸)

مشہور رافضی مورخ اور نساب ابن شہر آشوب نے لکھا ہے:

وام حبيبة بنت ابى سفيان واسمهارملة وكانت عند عبدالله بن جحش فى سنة ست وبقيت الىٰ امارة معاوية .

اُم حبیبہؓ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا نام رملہ تھا۔ وہ ۶ ھ تک عبداللہ بن جحش کے حبالۂ عقد میں رہیں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہیں۔ (المناقب ابن شہر آشوب۔ ج ۱۔ص ۱۶۰، قم ایران)

علامہ محمد ہاشم خراسانی نے اپنی مشہور تاریخ میں ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

السابعۃ رملۃ المکنّاۃ باُمِ حبیبۃ بنت ابی سفیان وخواہر معاویہ است ۔ وبعضے اسم اوراہند گفتہ اند۔ واوّل زوجہ عبداللہ بن رباب بود ودر سالِ ہفتم از ہجرت آں حضرت اُورا تزویج فرمود۔ ودَر سالِ

چہل و چہارم ہجری در مدینہ از دنیا رحلت فرمود۔

''آپ ﷺ کی ساتویں زوجۂ محترمہ سیدہ رملہ تھیں۔ جن کی کنیت اُم حبیبہؓ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ تھی۔ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیر تھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام ''ہند'' تھا۔ پہلے یہ عبداللہ بن جحش کی اہلیہ تھیں۔ لیکن ۷ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی فرمائی۔ اور ۴۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔''

(منتخب التواریخ۔ص۲۲۔ایران)

اہل سنت والجماعت کی سب کتابوں میں سیدہ اُم حبیبہؓ کا زوجۂ رسول ﷺ اور بنتِ ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی نسبت سے تذکرہ موجود ہے۔ ابن سعد نے رملہ نام سے ذکر کیا ہے اور ام حبیبہؓ کنیت کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ عبداللہ بن جحش سے نکاح کے نتیجے میں ان کے ہاں ایک بچی حبیبہ نامی پیدا ہوئی جو داؤد بن عروہ بن مسعود ثقفی کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ (فکنیت بہا) اسی حبیبہ نامی بچی کے نام پر انہوں نے اپنی کنیت ''ام حبیبہ'' رکھی۔ (طبقات ابن سعد۔ج۸،ص۹۶ بیروت)

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہونسبِ قریش۔ص۱۲۳

رشتہ دوم:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاندان بنو ہاشم سے دوسرا رشتہ یہ تھا کہ آپ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف تھے۔ یعنی اُم المومنین ام سلمہؓ زوجۂ محترمہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ایک بہن قریبۃ الصغریٰ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی لیکن ان سے ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ چنانچہ لکھا ہے:

وسالفہ من قبل اُمّ سلمۃ رحمہا اللہ معاویۃ بن ابی سفیان بن حرب بن امیۃ کانت عندہ قریبۃ الصغریٰ بنت ابی امیۃ بن المغیرہ اخت ام سلمۃ لابیہا لم تلدلہ

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بن حرب بن امیہ کے حبالۂ عقد میں سیدہ ام سلمہ کے باپ کی طرف سے ان کی ہمشیر قریبۃ الصغریٰ تھیں، جن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔'' (کتاب المحبر۔ص۱۰۲۔لاہور)

رشتہ سوم:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاندان بنو ہاشم سے ایک اور رشتہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائیوں کی اولاد میں سے حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے حبالۂ عقد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیر ہند بنت ابی سفیان بن حرب تھیں۔ اس نکاح سے اولاد بھی ہوئی، جن میں سے ایک لڑکے کا نام محمد تھا۔ چنانچہ لکھا ہے:

ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیۃ الامویۃ اخت معاویۃ کانت زوج الحارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم فولدت لہ ابنہ محمداً .

''ہند بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیر، حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے نکاح میں تھیں اور ان سے ایک لڑکا محمد پیدا ہوا۔ (الاصابہ۔ج۳،ص۵۸، تحت عبداللہ بن حارث

،تہذیب التہذیب ج ۵،ص ۱۸۱ حیدرآباد۔طبقات ابن سعد۔ج ۵،ص ۲۴۔بیروت)

ابن ابی الحدید نے بھی نہج البلاغۃ کی شرح میں اس رشتہ کا ذکر کیا ہے' لکھا ہے:

وارسل عبدالله بن الحارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب وامه هند بنت ابی سفیان بن حرب الیٰ معاویة اورسیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب جن کی والدہ کا نام ہند بنت ابی سفیان بن حرب تھا کوسیدنا معاویہ کی طرف بھیجا۔

معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہ بھانجے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے خاص معتمد علیہ تھے۔اسی وجہ سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے شرائط صلح طے کرنے کے لیے ان کوسیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔

رشتہ چہارم:

اس سلسلہ میں ایک اور خاص رشتہ خاندان معاویہ رضی اللہ عنہ کا خانوادۂ بنی ہاشم سے یہ تھا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھانجی سیدہ لیلیٰ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بن علی کی زوجہ محترمہ تھیں۔اورسیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے علی اکبر کی والدہ ماجدہ تھیں۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک ہمشیر سیدہ میمونہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا تھیں۔ان میمونہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی شادی عروہ بن مسعود ثقفی کے صاحبزادے مُرۃ سے ہوئی۔اس شادی کے نتیجہ میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام لیلیٰ تھا۔اس لیلیٰ کا نکاح سیدنا حسین بن علی سے ہوااورسیدہ لیلیٰ بنت مُرۃ سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے علی اکبر پیدا ہوئے۔وہ میدان کربلا میں شہید ہوئے۔اس لحاظ سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سگی بھانجی اور یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی سگی پھوپھی زاد بہن شہیدِ کربلا سیدنا علی اکبر کی والدہ ماجدہ تھیں۔اس رشتہ کو بھی اہل سنت اور روافض مورخین دونوں نے تسلیم کیا ہے۔چنانچہ رافضی مورخ شیخ عباس قمی نے لکھا ہے:

> ''ودیگر از زوجات آنحضرت لیلیٰ بنت ابی مرۃ بن عروۃ بن مسعود ثقفیہ ست کہ مادرش میمونہ بنت ابی سفیان بود۔واووالدہ ماجدہ جناب علی اکبراست۔''
>
> ''سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی دیگر زوجات میں ایک لیلیٰ بنت ابی مرۃ بن عروہ بن مسعود ثقفیہ تھیں۔ان کی والدہ ماجدہ میمونہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا تھیں اور وہ لیلیٰ سیدنا علی اکبر بن حسین رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ تھیں۔''
>
> (منتہی الآمال۔ج ۱ص ۵۴۱۔تہران)

علامہ ابی الفرج اصفہانی الشیعی نے بھی اس رشتہ کوتسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے:

> **وعلی بن الحسین وهوعلی الاکبر و لاعقب له ویکنی ابا الحسن وامه لیلیٰ بنت مرة بن عروه بن مسعود الثقفی امها میمونهة بنت ابی سفیان بن حرب.**
>
> ''اورعلی بن حسین رضی اللہ عنہ جوعلی اکبر کے نام سے مشہور تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور کنیت ابوالحسن تھی۔ان کی والدہ ماجدہ لیلیٰ بنت مرۃ بن عروہ بن مسعود ثقفی تھی اور لیلیٰ کی والدہ (علی اکبر کی نانی) میمونہ

بنت ابی سفیان بن حرب تھیں۔'' (مقاتل الطالبین۔ج ا،ص ۵۴، بیروت)

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اسی عروہ بن مسعود ثقفی کی بیٹی ام سعید سیدنا علی بن ابی طالب کی زوجہ محترمہ تھیں۔جس عروہ بن مسعود کی پوتی سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ (ملاحظہ ہو منتخب التواریخ۔ص ۱۲۳، تہران)

اہل سنت کے علمائے انساب نے بھی اس رشتہ کو ذکر کیا ہے۔چنانچہ مرقوم ہے:

ولد الحسین بن علی بن ابی طالب علیاً اکبر قتل بالطف مع ابیه وامه لیلیٰ بنت ابی مرة بن عروه بن مسعود الثقفی......امها میمونة بنت ابی سفیان بن حرب بن امیة (کتاب نسب قریش۔ص ۵۷)

''سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کے صاحبزادے علی اکبر جو اپنے باپ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔ان کی والدہ لیلیٰ بنت ابی مرة بن عروہ بن مسعود ثقفی تھیں اور لیلیٰ کی والدہ میمونہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ تھیں۔'' (مزید تفصیل کے لیے تاریخ خلیفہ بن خیاط۔ج ا،ص ۲۵۵)

رشتہ پنجم:

خاندانِ معاویہ اور خاندانِ بنو ہاشم کی ایک اہم رشتہ داری جس سے بہت کم لوگ واقف ہیں، یہ تھی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بیٹی اُم محمد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید کے نکاح میں تھی (ا) ملاحظہ ہو جمہرۃ الانساب ابن حزم۔ص ۶۲)

یہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے حقیقی بہنوئی بھی تھے کیونکہ آپ کی بڑی ہمشیر سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہ جو کہ سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کے بطن سے تھیں۔ان کے حبالۂ عقد میں تھیں۔

اس لحاظ سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ام محمد کے ماموں ہوتے تھے۔تیسرا رشتہ وہ تھا جس کا گزشتہ صفحات میں ذکر ہو چکا ہے کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی سگی پھوپھی زاد بہن لیلیٰ بنت ابی مرة بن عروہ بن مسعود ثقفی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا صاحبزادہ علی اکبر اسی کے بطن سے تھا۔اس نسبت سے یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ سیدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ کے ماموں لگے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے اس دامادی کے رشتہ کی وجہ سے یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ ان پر بڑی داد و دہش کرتے تھے۔چنانچہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ان کو دس لاکھ سالانہ دیتے تھے۔یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۴۰ لاکھ سالانہ دینا شروع کر دیا۔لیکن سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ یہ ساری رقم اہل مدینہ میں تقسیم کر دیتے تھے۔ (ملاحظہ ہو کتاب الانساب والاشراف جزء رابع قسم ثانی۔ص ۳، یروشلم۔البدایة والنہایة۔ج ۹،ص ۳۳)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا داماد ہونے کی حیثیت سے یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ سیدہ زینب بنت علی کا بھی داماد تھا۔شاید یہی وجہ ہے کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے دمشق میں اہل بیت نبوت کی بہت خدمت کی۔(ملاحظہ ہو جلاء العیون۔ملا باقر مجلسی۔ص ۶۲۲)

رشتہ ششم:

رشتہ داری کے اس سلسلہ میں ان دونوں خاندانوں میں ایک رشتہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی پوتی سیدہ لبابہ بنت عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی شادی ولید بن عتبہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بن حرب سے ہوئی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:

وتزوجت لبابة بنت عبیدالله بن عباس بن عبدالمطلب العباس

بن علی بن ابی طالب ثم خلف علیها الولید بن عتبه بن ابی سفیان

''اور لبابہ بنت عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کی شادی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن علی بن ابی طالب کے ساتھ ہوئی۔ پھر لبابہ کی شادی ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سے ہوئی۔'' (کتاب المحبر۔ص ۴۴۱،نسب قریش۔ص ۱۳۳) عمدۃ الطالب فی انساب آلِ ابی طالب ص ۴۳ پر حواشی میں اس رشتہ کو تسلیم کیا گیا ہے۔

رشتہ ہفتم:

بنو ہاشم میں سے سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی پوتی یعنی محمد بن جعفر طیار کی صاحبزادی سیدہ رملہ کی شادی بنوامیہ میں ہوئی۔ پہلے ان کی شادی سلیمان بن ہشام بن عبدالملک بن مروان سے ہوئی اور بعد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے بیٹے سے ان کی شادی ہوئی۔ چنانچہ علامہ ابوجعفر البغدادی نے لکھا ہے:

وتزوجت رملة بنت محمدبن جعفر بن ابی طالب سلیمان بن هشام بن عبدالملک

ثم اباالقاسم بن ولید بن عتبة بن ابی سفیان. (کتاب المحبر۔ص ۴۴۹۔لاہور)

''سیدہ رملہ بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب کی شادی سلیمان بن ہشام بن عبدالملک بن مروان سے ہوئی۔اس کے بعد ان کی شادی ابوالقاسم بن ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سے ہوئی۔''

رشتہ ہشتم:

ایک رشتہ اس سلسلہ میں یہ ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب جن کو عباس علمدار بھی کہتے ہیں کی پوتی سیدہ نفیسہ بنت عبیداللہ بن عباس بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی شادی امیر یزید کے پوتے عبداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ بن یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور اس سے دو صاحبزادے علی بن عبداللہ بن خالد بن یزید اور عباس بن عبداللہ بن خالد بن یزید پیدا ہوئے۔ (جمہرۃ النساب العرب۔ص ۱۰۳۔ کتاب نسب قریش۔ص ۷۹)

رشتہ نہم:

سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام کلثوم جو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھانجی اور سیدہ زینب بنت فاطمۃ الزہرا کے بطن سے تھیں۔ ان کی پہلی شادی قاسم بن محمد بن جعفر طیار سے ہوئی۔ ان سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نکاح سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کا نکاح

طلحہ بن عمر بن عبیداللہ تیمی سے ہوا۔ان سیدہ ام کلثوم کا نکاح قاسم بن محمد بن جعفر طیار کے انتقال کے بعد اموی گورنر بصرہ حجاج بن یوسف ثقفی سے ہوا۔لیکن ایک بیٹی پیدا ہونے کے بعد دونوں میں علیحدگی ہوگئی۔ان ام کلثوم کا تیسرا نکاح سیدنا عثمان بن عفان کے صاحبزادے سیدنا ابان بن عثمان سے ہوا۔سیدنا ابان بن عثمان کے انتقال کے بعد سیدہ ام کلثوم سیدنا علی بن عبداللہ بن عباس کے حبالۂ عقد میں آئیں۔(جمہرہ انساب العرب۔ص ۶۱۔کتاب نسب قریش۔ص ۸۳۔المعارف ص ۹۰)

.................................(حاشیہ).................................

(۱) یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ جہاں سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار کے داماد تھے۔وہاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کے بیٹے عاصم بن عمر کے بھی داماد تھے اور سیدنا عاصم کی بیٹی ام المسکین آپ کے نکاح میں تھیں۔یہ ام المسکین بڑی عابدہ، زاہدہ اور پاک باز خاتون تھیں اور یہ عمر ثانی سیدنا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ راشد کی سگی خالہ تھیں۔چنانچہ علامہ ذہبی نے لکھا ہے:

ام المسکین بنت عاصم بن عمر خالة عمر بن عبدالعزیز وزوجة یزید بن معاویه .

''ام مسکین بنت عاصم بن عمر، عمر بن عبدالعزیز کی خالہ تھیں اور یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔''

(میزان الاعتدال۔ج ۴، ص ۶۱۳۔بیروت)

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ابن قتیبہ کی کتاب المعارف ص ۸۰ اور بلاذری کی کتاب الانساب والاشراف و دیگر کتب انساب و تواریخ وغیرہم۔

جس طرح یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے اموی ہوتے ہوئے بنو ہاشم میں شادی کی تھی۔اسی طرح سیدنا حسین بن علی نے بھی ہاشمی ہوتے ہوئے اموی خاندان میں شادی کی۔اسی طرح سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر بھی تھی۔(کتاب المحبر۔ص ۴۴۸)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501